رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۷

الفضل

عام چندہ سالانہ پیشگی چار روپے (للمعہ)

ہفت روزہ اخبار جو ہر جمعہ بروز ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو بحکم قادیان شائع ہوتا ہے

جلد (۱۰) مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۴۴ھ نمبر (۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بحمد اللہ ہر طرح عافیت سے ہیں۔

(۲) خاندان رسالت اور ممبران خاندان حضرت خلیفہ اوّل رضؓ اور حضرت نواب صاحب قبلہ مع متعلقین بخیریت ہیں۔ (۳) امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں صرف ۸ طلباء پاس ہوئے۔ جن میں سے ۴ خدا کے فضل سے احمدیہ کالج قادیان کے متعلم تھے۔ اور ۴ دیگر تمام پنجاب میں سے۔

(۴) بارش قریباً روزانہ ہوتی ہے فصل کی حالت ابتک اچھی ہے اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش برسائے۔ اور ہر ایک ضرر سے بچائے آمین۔

(۵) آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں جو احباب شامل ہوئے تھے۔ ان میں بجائے میر محمد اسحاق صاحب کے غلطی سے سید سرور شاہ صاحب کا نام لکھا گیا تھا۔

الحمد للہ کہ ہمارے نمایندہ شامل کانفرنس ہوئے۔ اور بخیریت تمام ۲۰ر کو واپس آ گئے۔ علماء سوء شامل نہیں ہوئے۔ سوائے ایک امرت سری مولوی ثناء اللہ کے۔

ترانۂ حافظ

(از حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی متعلم احمدیہ کالج قادیان دارالامان)

اللہ کا بندہ ہوں ہے ذات میں جو یکتا
آقا ہے مرا احمدؐ۔ قبلہ ہے مرا مکہ

قرآن کو جب چھوڑا اندھے گرے منہ کے بل
دوزخ میں پڑے جاکر شیطان نے دیا دھکا

آ بیٹھ کبھی آکر تو محفل رندان میں
ہوتا ہے ازالہ یاں ہر وہم کا ہر شک کا

آرام اگر چاہو۔ اصلاح کرو اپنی
ارشاد ہے مولا کا۔ قد افلح من زکّٰی

مجبور رہیں اور مضطر۔ قابو نہیں کچھ دل پر
کیا فائدہ پھر ناصح۔ بتلا تری بک بک کا

امیدیں لگاتے ہیں۔ وہ سینکڑوں سالوں کی
معلوم نہیں جنکو کچھ حال بھی کل تک کا

اک ڈھیر ہے مٹی کا۔ خاک اڑتی ہے گلیوں میں
مرکز ہے ضلالت کا کہتے ہیں جسے مکّا

قابو نہیں چلنے کا۔ مجھ پر کبھی شیطان کا
ہوں اپنے عقیدے کا حافظ میں بہت پکا

لہ مرزا حسین علی عرف (بہاء اللہ) نے اس لوح میں جو شاہ ایران ناصر الدین شاہ کو بھیجی تھی لکھا ہے کہ عکہ سب دنیا کے شہروں سے زیادہ ویران تر اور آب و ہوا میں سب سے بدتر اور بدبو تر ہے۔ ویرانی کی رو سے گویا بوم یا اُلّو کی حکومت کا مرکز ہے جس میں اُلّو کی صدا اور پکار کے سوا کوئی آواز ۔۔۔۔ نہیں سنائی دیتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب اخبارات

آل مسلم پارٹیز

امرتسر میں جس جلسہ کو مدعو کیا گیا تھا۔ وہ ۱۹ر جولائی کو ختم ہو گیا۔ استقبالیہ خطبہ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے پڑھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ہندوستان کی قومی تحریکات چل رہی تھیں۔ جن کو شدھی اور سنگھٹن نے ہنگامی تحریکات نے بہت نقصان پہنچایا۔ ان مخالف تحریکات کے ذمہ وار آریہ سماجی ہیں۔ مسلمانوں کو اس موقعہ پر اپنی حفاظت کے لئے کوئی انتظام کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد نواب اسمٰعیل خان صاحب بیرسٹر میرٹھ (صدر جلسہ) نے اپنا خطبہ صدارتی پڑھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں مسلم لیگ ایجوکیشنل کانفرنس جمعیۃ العلماء مرکزی کمیٹی۔ تبلیغ الاسلام وغیرہ سب کام کر رہی ہیں۔ انکو منظم کرنے اور دیگر ضروریات کے لئے کوئی عام کمیٹی ہونی چاہیئے۔

اس کے بعد مجلس مضامین مقرر ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) اس کانفرنس کی رائے میں اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ مسلمانان ہند کی فلاح و بہبود کے لئے جسقدر مختلف شعبوں میں اسوقت کام ہو رہا ہے۔ اسکو اشتراک عمل یا تقسیم کار کے اصول پر منضبط کیا جائے اور کام کرنے والی جماعتوں کے تصادم کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۲) اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہے۔ کہ مسلمانان ہند کی تنظیم کے لئے ایک آل انڈیا مسلم جماعت قائم کیجائے جو دوسری جماعتوں کے ساتھ اشتراک عمل سے یا تنہا اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ایسے طور سے کام کرے۔ کہ کسی دیگر اسلامی جماعت کے ساتھ تصادم نہ ہو۔

(۳) اس کانفرنس کی یہ رائے ہے۔ کہ اس آل انڈیا جماعت کو تبلیغ اسلام تحفظ مساجد واوقاف اقتصادی فلاح و ترقی اور مذہبی تعلیم کی اشاعت کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے فوراً عملی کام شروع کرنا چاہیئے۔

سید حبیب۔ ایڈیٹر "سیاست" لاہور ابھی تین سال کی طول قید سے رہا ہو کر آئے۔ آرام و چین بھی نصیب نہ ہوا تھا۔ کہ ایک مہینہ کی قید اور گیارہ سو جرمانہ کی سزا ہوئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دہلی کے مسلمانوں کو گذشتہ فسادات دہلی میں سزا ہوئی تھی جس کا مرافعہ ہائی کورٹ لاہور میں ہوا۔ جو منظور نہ ہوا۔ جس پر سیاست میں جج صاحب کے خلاف ایک نوٹ لکھا گیا۔ اس پر گورنمنٹ کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا۔ ۱۵ر جولائی کو نوٹس ملا۔ ۱۷ر کو پیشی ہوئی۔ ۱۸ر کو حکم سزا دیا گیا۔

—— حیدر آباد (سندھ) کے اخبار سندھ نواسی کے ایڈیٹر نے جو فریقانہ تعصب کی بناء پر بعض مضامین لکھے تھے۔ ان کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ عدالتی کارروائی کی جا رہی ہے۔

—— وطن کا نامہ نگار طنجہ سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ امیر عبدالکریم نے فرانس کے مقابلہ میں جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔ ہر طرف سے قبائل لبیک کہہ رہے ہیں۔ اور تمام مراکش میں آگ لگ رہی ہے۔ فرانس کو محمد بن عبدالکریم کی باقاعدہ فوج سے لڑنے کے علاوہ داخلی مخالفت اور حملوں کا تدارک بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ جس سے بہت مشکل پیش آ رہی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ گوالیار کے شرادھ پر ۲½ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔

—— ۱۹۱۴ء میں امریکہ میں ۶۵۰۰۰ طلاق منظور کئے گئے۔ یعنی ۶-۷ شادیوں کے پیچھے ایک طلاق

—— ضلع کوہاٹ میں ایک کمہار ۱۴۹ سال کی عمر کا موجود ہے۔ جو بلا مدد لاٹھی میلوں پیدل چل سکتا ہے۔

—— جیل پور سے خشک علاقہ سے چوبیس گھنٹہ میں ۲۵۔ انچ بارش کی اطلاع آئی ہے غضب کی بارش ہے۔

—— امرتسر مسلم کانفرنس میں کوئی ہندو درخواست شمولیت منظور کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

—— دربار اودے پور کے ایک یورپین کو کمانڈر انچیف افواج ریاست مقرر کرنے پر بطور پروٹسٹ یکصد سرکردہ افسران مستعفی ہو گئے۔

—— لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر ایک ریلوے کلارک کے دو گاڑیوں کے درمیان پس جانے سے موت کا افسوسناک واقعہ وقوع پذیر ہوا۔

—— مصر میں غلط خبریں شائع کرنے پر اخبارات کے خلاف مقدمہ چلانے کا قانون پاس کیا گیا! اخبارات پروٹسٹ کر رہے ہیں۔

ایک نادر موقعہ

ایک مکان پختہ نو تعمیر آٹھ مرلہ زمین میں برلب سڑک متصل ہائی سکول محلہ دارالفضل جسمیں ہم کمرے ہر دو جانب دو دروازے جس میں کل لکڑی تقریباً دیار لگائی گئی ہے۔

اصلی لاگت ڈھائی ہزار روپیہ ہے بباعث چھڑانے رہن قابل فروخت ہے۔ جن اصحاب کو خریداری منظور ہو۔ اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر

سید عزیز الرحمن محلہ دارالفضل قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

سوامی دیانند کے قرآن کریم پر اعتراضات

ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کا جواب

(از مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل قادیان)

(نمبر ۱)

قرآن کریم نے ابتدائی دن سے ہی دنیا بھر کو اس بات کا چیلنج دے رکھا ہے۔ کہ

لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یأتوا بمثل ھذا القرآن لا یأتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرًا (بنی اسرائیل)

تمام دد وان اور پادری ملکر بھی اس کی مثل اور مانند بنانے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ ایک دوسرے کی مدد اور معاونت بھی کریں۔

قرآن کریم کی مخالفت میں ہزاروں کوششیں ہوئیں۔ اور ہر قسم کی سعی اس کے مٹانے اور باطل ثابت کرنے کے لئے اہل باطل نے کی۔ مگر نتیجہ کیا ہوا؟ کیا قرآن پاک دنیا سے مٹ گیا۔ اور اس کے ماننے والوں میں کمی ہو گئی؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ اعلیٰ درجہ کا خالص سونا ہے اس کو جس قدر مرتبہ پرکھا جائیگا۔ اس کی آب و تاب زیادہ درخشاں صورت میں نظر آئے گی۔ اور اس کے ماننے والے زیادہ ہونگے۔ کیونکہ ارشاد باری ہے۔

لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ط (حٰمٓ سجدہ رکوع ۵)

سوامی دیانند ہندوستان میں ہوئے۔ آپ کو یہی شوق ہوا کہ ہندوؤں میں سکہ بٹھانے کے لئے قرآن پاک پر اعتراضات کریں۔ مگر بدقسمتی سے جناب کو عربی سے مطلق واقفیت نہ تھی۔ چنانچہ لکھا ہے

"سوامی دیانند کو سوائے سنسکرت اور گجراتی بھاشا کے اور کوئی زبان نہ آتی تھی" (بندے ماترم ۲ اگست سنہ ۲۴ء)

لیکن آپکو یہ بات مانع نہ ہوئی کیونکہ آپ کی غرض تحقیق حق نہ تھی۔ بلکہ اسلام کے متعلق غلط نقشہ پیش کرنا آپ کا مدعا تھا۔

بہرحال آپ نے مسلمانوں کی دل آزاری کی خاطر اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں چودھویں باب کے عنوان سے قرآن پاک پر بالکل بے جا اور نامناسب اعتراضات لکھ مارے جن کی بنیاد اپنی غلط فہمی پر ہے۔

ہمنے ان اعتراضات کو ہمیشہ کم علمی اور ناواقفیت کا نتیجہ قرار دیا۔ (اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ صفحات کا مطالعہ آپ کو اس خیال پر صواد کرنے پر مجبور کرے گا) اور ان کی کچھ حقیقت نہ جانتے ہوئے ان کو قابل التفات نہ سمجھا۔ لیکن ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جبکہ ہمنے (پرکاش ۱۴ جون سنہ ۲۵ء) میں ان الفاظ کو پڑھا۔ کہ

"جب سے ستیارتھ پرکاش شائع ہوئی ہے۔ تب سے مسلمانوں کا اس پر دانت ہے ... ان کے پاس اس نکتہ چینی کا کوئی جواب نہیں۔ جو اس نادر کتاب میں قرآن پر کی گئی ہے"

ستیارتھ پرکاش کی "نکتہ چینی" کو لاجواب قرار دینا صرف ہاشہ کرشن جیسے متعصب اور تبحر علمی نہ رکھنے والے انسان کا ہی کام ہے۔ ہم اس نکتہ چینی پر تفصیلی نگاہ ڈالنے سے پیشتر اجمالی رنگ میں ایک ہندو "لیڈر" کے اپنے الفاظ میں ہی اس کی حقیقت کو بیان کرتے ہیں۔

لالہ لاجپت رائے صاحب کی شخصیت اور وقار تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ ایک مدت تک آریہ سماج میں "ممتاز لیڈر" کی حیثیت سے کام کر چکے ہیں۔

آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ ستیارتھ پرکاش میں جو نکتہ چینی غیر مذاہب پر کی گئی ہے۔ وہ ان مذاہب کی پوری اور صحیح واقفیت پر مبنی نہیں ہے۔

اس کے علاوہ مذہبی نکتہ چینی کے متعلق ایک اور بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مذاہب کے دو پہلو ہیں۔ ایک عام مروجہ پہلو جو جاہلوں اور عوام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے اور دوسرا وہ اعلیٰ پہلو جو خاص فاضلوں عالموں اور خدا رسیدہ انسانوں کا پہلو ہو ... سوامی دیانند کو جو پہلو عیسائیت یا اسلام کا بتلایا گیا وہ اوّل الذکر تھا۔ اور اس لئے ان کی نکتہ چینی بھی اسی پر مبنی تھی" (بندے ماترم ۲ اگست سنہ ۲۴ء صفحہ ۱۲)

سامعین! سوامی جی نے اس "نکتہ چینی" سے اپنے تعصب اور ہٹ دھرمی کا ثبوت نہیں دیا تو اور کیا کیا ہے؟ اگر ان کی نیت ٹھیک ہوتی تو وہ اسلام کے حقیقی اور روشن چہرہ کو پہلے خود بغور دیکھتے۔ بعد ازاں نکتہ چینی کرتے۔ لیکن انہوں نے "جاہلوں اور عوام لوگوں" کے پہلو پہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراضات کرنے سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اصل اسلام اور قرآن پر کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔ اور نیز آنجناب قرآن پاک کے معارف سے بے بہرہ ہیں۔ کیونکہ ارشاد الٰہی ہے۔

لا یمسہٗ الا المطہرون۔ کہ اس کا ادراک تام اور فہم کامل صرف زمرہ مقدسین پر کھولا جاتا ہے۔ پس سوامی جی کی یہ "لاجواب" نکتہ چینی قرآن پاک کے منجانب اللہ ہونے پر زبردست دلیل ہے۔

ہاں سوامی جی دوستو! لگتے ہاتھ یہ بھی بتا دو۔ کہ مہرشی کا یہ رویہ کہاں تک دیانتداری پر مبنی ہے۔ اور پھر وہ اسقدر شدید تعصب کر کے بھی اپنے ہی اس فتوے کے نیچے آتے ہیں یا نہیں۔

"جو شخص تعصب کرتا ہے۔ وہ اپنے جھوٹ کو بھی سچ اور دوسرے کے سچ کو بھی جھوٹ ثابت کرنے لگتا ہے۔ اس لئے وہ سچائی کو نہیں پا سکتا۔" (ستیارتھ صلہ)

اب ہم ذیل میں خدا کے فضل اور رحم سے سوامی مذکور کے اعتراضات کا جواب لکھتے ہیں۔ وباللہ التوفیق علیہ توکلت والیہ انیب

اعتراض اوّل

بسم اللہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اس قول سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکا بنانیوالا کوئی دوسرا ہے۔ کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا۔ تو شروع ساتھ نام اللہ کے "ایسا نہ کہتا"۔

الرحمٰن الرحیم پر اعتراض کرتے ہیں۔

(۲) "اگر وہ بخشش اور رحم کرنیوالا ہے۔ تو اس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کیواسطے دوسرے جانداروں کو مار سخت ایذا دلا اور ذبح کرا کر گوشت کھانے کی اجازت کیوں دی ہے"۔

بہل شق کے تین جواب ہیں۔

(۱) یہ بندوں کو بتلایا ہے۔ کہ ہر نیک کام کو یا جس کام کے کرنے کی تم کو اجازت ہے۔ شروع کرنے سے پیشتر خدا کا نام لو۔ اور اس کام کے متعلق اس کے حکم کو دیکھ لو۔ چنانچہ آنحضرت صلعم اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

"کل امر ذی بال لم یبد باسم اللہ فھو ابتر"

کہ جس اہم کام کی ابتدا خدا کے نام سے نہ کیجائے وہ بے برکت رہتا ہے۔

ہاں سوامی جی کا یہ سوال کہ "کیا چوری زناکاری۔ دروغگوئی۔ ادھرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے"۔ جناب کی خوش فہمی کی دلیل ہے۔ بھلا صاحب کیا ایسا کرنے کی اجازت ہے؟ جس کام کا کرنا ہی قطعی حرام ہے۔ اس کے متعلق ایسا سوال جناب ہی کا حق تھا۔ اسکی ایسی ہی مثال ہے جیسے کہا جاوے کہ کھانے وقت خدا کا نام لینا چاہیئے۔ تو سوامی جی جیسا بزرگ پوچھنا شروع کر دے۔ کہ کیوں صاحب پاخانہ کھاتے وقت بھی خدا کا نام لینا چاہیئے۔

(۲) قرآن پاک کے متعلق بائبل میں پیشگوئی تھی۔ جس کے یہ الفاظ تھے۔

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہیگا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکے کہیگا۔ نہ سُنے گا۔ تو میں اس کا حساب اس سے لونگا" (استثنا $\frac{18}{18}$ 19)

اس پیشگوئی کے جلی الفاظ کو پورا کرنے کے لئے بسم اللہ رکھی گئی ہے۔ اور یہ تو اس کے الہامی کتاب ہونیکا بین ثبوت ہے۔ نہ کہ اس سے یہ ثابت ہو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہی نہیں

(۳) اللہ تعالیٰ کا خود فرمانا۔ کہ "اللہ کے نام سے شروع کرو"۔ یہ اسی طرز پر ہے۔ کہ جس طرح سے بادشاہ خود ہی کہا کرتے ہیں۔ کہ "بادشاہ تم کو یہ حکم دیتا ہے"۔ یا ہر شخص بعض وقت اپنے بیٹے کو اطاعت کی طرف زیادہ توجہ دلانے کے لئے کہا کرتا ہے۔

"تمہارے باپ کا تو یہی حکم ہے"۔ حالانکہ وہ خود ہی باپ ہوتا ہے۔ اس جگہ اس فقرہ میں۔ کہ "میرا تو یہی حکم ہے" وہ زور نہیں جو اوپر والے فقرہ میں ہے۔ اسی طرح "بسم اللہ" میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا۔ کہ "میرے نام سے" تاکہ عبارت میں زیادہ زور پیدا ہو جاوے۔ اور اس سے لوگوں کو اطاعت کی طرف کامل توجہ پیدا ہو جاوے۔ اور یوں ضمیر کے لئے لفظی نہیں تو کم از کم ذہنی مرجع تو ضروری ہے۔ اسکو لفظ "اللہ" سے قائم کیا ہے۔ اور عظمت الٰہی کا اظہار کیا ہے۔ پس اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ قرآن غیر اللہ کا کلام ہے۔ بلکہ فصاحت و بلاغت کا تقاضا تھا۔ کہ اسی اسلوب کو اختیار کیا جاتا۔ ورنہ یہ کلام فصاحت سے گر جاتا۔

دوسری شق کے متعلق یاد رہے کہ مجھے بہت تعجب ہے کہ سوامی جی کو جانوروں کے ذبح کرنے کی اجازت پر کیوں رحمانیت کے متعلق سوال پیدا ہوا۔ وہ انسانوں کی موت لیکر کہہ سکتے تھے۔ کہ اگر خدا رحم کرنیوالا ہے۔ تو لوگوں کو مارتا کیوں ہے؟ اور ان کی جان کیوں نکال لیتا ہے؟

سوامی دوستو! کیا وجہ ہے کہ خدا جانوروں کے مروانے سے تو رحمانیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ مگر انسانوں کو اور ننھے ننھے بچوں کو مارنے سے مہربان کا مہربان ہے۔

سوامی کے چیلو! تمہارا کیا حق ہے۔ کہ حیوانات کے ذبح کو خلاف رحم قرار دو۔ جبکہ تم مانتے ہو۔ کہ وہ بیچارے قید میں پڑے ہوتے ہیں۔ مسلمان ذبح کر کے انکو قید سے نجات دیتے ہیں۔ اور ان کو بہترین جون میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ رحم ہے یا ظلم؟

پھر حیوانات کے ذبح کرنے پر معترضو! کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہارے حق میں مسیحؑ کا یہ قول بالکل راست نہیں۔ کہ تم مچھر کو چھانتے اور اونٹ کو نگل جاتے ہو۔ کیونکہ تم روزانہ پانی پیتے وقت ہزارہا حیوانات کو نگل جاتے ہو۔ اور ان میں بعض کے ذبح کر کے حصہ رسدی کے مطابق کھانے پر معترض! ممکن ہے سوامی جی موجودہ سائنس سے ناواقفیت کے باعث اس مسئلے کو نہ جانتے ہوں۔ مگر تم تو واقف ہو۔ لہذا سوامی کی اس عبارت کو کاٹ ڈالو۔

ذبح حیوانات کی موٹی حکمت

جس طرح فوج بادشاہ کے لئے قربان ہوتی ہے اسی طرح قانون نیچر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر چھوٹی چیز بڑی پر قربان کی جاتی ہے۔ اور اس کو خلاف رحم قرار دینا عقلمندی سے بعید ہے۔ ہاں حیوانات کے ذبح کرنے میں ایک موٹی حکمت یہ ہے۔ کہ اگر ان کو ذبح کر کے مفید جگہ استعمال نہ کیا جاوے۔ اور انکو جزو انسان نہ بنایا جاوے۔ تو وہ اپنی کثرت اور بہتات کیوجہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہو کر ہوا کو متعفن بنائیں گے۔ حتی کہ روئے زمین پر انسان کی زندگی محال ہو جائے گی۔ بلکہ وہ کثرت کیوجہ سے انسان کو بسنے کے لئے جگہ بھی مہیا نہ ہونے دینگے۔ لہذا تمام شرائع میں حیوانات کے ذبح کی اجازت ہے۔

ایشوری رحم اور حیوانات

دُنیا میں خدا تعالیٰ کے دو قانون جاری ہیں۔

(۱) قانون شریعت (۲) قانون قدرت۔ پہلے میں انسان آزاد اور خود مختار ہے۔ لیکن دوسرے میں مجبور۔ عقلمند کو چاہیئے۔ کہ وہ ایک کی خصوصاً قانون شریعت کی الجھنوں کو خدا کے فعل یا نیچر سے حل کرے۔ کیونکہ خدا کے قول اور فعل میں تخالف ناممکن ہے۔

کہا گیا ہے۔ کہ ذبح حیوانات کی اجازت ایشور کے رحم کے منافی ہے۔ پر جب ہم قانون شریعت سے قطع نظر کر کے قانون نیچر پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایشور جی نے بعض حیوانات ایسے بنائے ہیں۔ کہ جن کی خوراک۔ مدار زندگی ہی گوشت ہے۔ جیسے شیر ہے۔ اب اگر گوشت خوری کی اجازت اس کے رحم کے منافی تھی۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اسکا یہ فعل اس کے رحم کے خلاف قرار نہیں دیا جاتا۔ کیا وہ شیر کو ایسے اعضاء کے ساتھ پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ کہ وہ دیگر اشیاء پر گزران کر سکے؟ مگر نہیں اس کی حکمت کاملہ نے اپنے قانون شریعت کی اجازت کو خلاف رحم بتانے والوں پر حجت ملزمہ قائم کرنے کے لئے اپنے فعل خاص سے بھی اس کی گواہی دی۔ آریہ سماج کے لئے موقعہ ہے۔ کہ غور کرے۔ (باقی پھر)

تحقیق وید

نمبر (۱)

ہمنے ستیارتھ پرکاش کے ان اعتراضات کا جواب جو قرآن پاک پر کئے گئے ہیں۔ خدا کے فضل سے شروع کر دیا ہے۔ لیکن میرے نزدیک جب تک ہم وید کی بھیانک تصویر بھی ناظرین کو نہ دکھلاویں۔ کما حقہ انکشاف مشکل ہے کیونکہ ؎

تا نہ باشد در مقابل روئے مکروہ وسیاہ
کس چہ داند قدر حسن شاہد گلفام را

لہذا ہم ذیل میں ویدک منتروں پر سلسلہ اعتراضات شروع کرتے ہیں۔ لیکن اسکو شروع کرنے سے پیشتر اس بات کا نہایت پُر حسرت الفاظ میں اظہار کرنا ضروری ہے۔ کہ دنیا میں بڑے بڑے رشی آئے ممکن ہے۔ انہوں نے کوئی کارہائے نمایاں کئے ہوں۔ مگر یہ مسلم امر ہے۔ کہ وید کو نزدیک و دور کے لوگوں نے بجز گمنامی سے نکالنے میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ اور بھی الجھنوں میں ڈال گئے۔ حتنے کہ مہرشی جی جلوہ افروز ہوئے۔ مگر افسوس کہ آپ بھی ساری عمر نیوگ وغیرہ جیسے مسائل کے پیچھے پڑے رہے۔ اور ویدوں کا ترجمہ نہ کر سکے۔ حتنے کہ آج کتب کا بے شمار چرچا ہونے پر بھی ویدوں کا ترجمہ مفقود ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ دنیا میں "کوک شاستر" تو پایا جائے۔ مگر "مقدس" وید کو چھپایا جائے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا حیرانگی کا مقام ہوگا۔ کہ آریہ سماج "رنگیلا رسول" جیسی فحش کتاب کو تو ہزاروں کی تعداد میں شائع کرتی ہے۔ الا آج تک ویدوں کا ترجمہ کسی زبان میں شایع نہیں کر سکی۔

عقلمند خود سمجھ لیں۔ کہ آریہ سماج کی یہ حرکت کس حکمت پر مبنی ہے۔ اور اسقدر شدید اخفاء کا کیا مطلب؟ کیونکہ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

سوامی دیانند جی نے بعض منتروں کا ترجمہ اپنی کتابوں میں کیا ہے۔ گو قواعد سنسکرت کے ماہر اس کو سرتاپا غلط ٹھیراتے ہیں۔ مگر ہم نے اسوقت مُسلّمات خصم پر بحث کرنی ہے۔ لہذا ہم ان کے تحریر کردہ ترجمہ پر ہی اعتراضات کرتے ہیں۔ اگر آریہ سماج میں ہمت ہو تو ان کے تسلی بخش اور محققانہ جواب دیں۔ یا وہ گوئی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اعتراض نمبر ۱

سوامی جی ایشور کو "بطور رحم" قرار دینے کے لئے یجروید ۱۳/۴ کا ترجمہ لکھتے ہیں۔

"جو اپنے آپ کو خود ظاہر کرنے والا اور جو سورج چاند وغیرہ کو پیدا کر کے قائم رکھنے والا اور جو تمام مخلوقات کا ایک ہی مالک اعلیٰ تھا۔ جو سب جگت کے پیدا ہونے سے پہلے موجود تھا۔ وہی ان روشن وغیر روشن کروں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہارا دیئے ہوئے ہے۔ ہم لوگ
اس سرور بالذات۔ پاک حاصل
کرنے کے قابل کی ریاضت و محبت
سے عبادت کریں۔"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۱۔ ایڈیشن پنجم)

اس پر ہماری طرف سے مندرجہ ذیل سوالات ہیں۔

(۱) جبکہ ایشور بغیر اعمال کے کوئی احسان نہیں کر سکتا۔ تو اس نے "سورج و چاند وغیرہ" کو کس کے اعمال کے بدلہ میں پیدا کیا؟

(۲) کیا روح اور مادہ "تمام مخلوقات" میں شامل ہے یا نہیں؟ اگر شامل ہے۔ تو وہ غیر مخلوق اور ازلی نہ ہوا۔ بلکہ مخلوق ثابت ہوا۔ اگر شامل نہیں۔ تو ایشور ان کا "مالک اعلیٰ" کیوں اور کس وجہ سے ہے؟

(۳) "سب جگت" میں روح و مادہ شامل ہے یا نہیں؟ اگر ہے۔ تو "پیدا ہوئے" اور "حادث" ثابت ہوئے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(۴) ہم خدا کی کیوں عبادت کریں۔؟ جبکہ وہ ہم پر احسان کر نہیں سکتا۔ اور گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عبادت سے دفع مضرت اور جلب منفعت ہی مقصود ہوتا ہے۔ اور اس کا محرک احسان ہوتا ہے۔ اور ایشور ان تینوں باتوں سے عاری ہے۔ تو اس کی عبادت کیوں؟ اور اس سے کیا فائدہ؟ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

گوشت خوری اور ذبح کا طریق موجودہ سائنس کی روشنی میں

(از ڈاکٹر محمد رمضان خانصاحب سب اسسٹنٹ سرجن لاہور چھاؤنی)

مضمون مندرجہ ذیل میرے عزیز برادر ڈاکٹر محمد رمضان خانصاحب سب اسسٹنٹ سرجن انڈین سٹیشن ہسپتال چھاؤنی لاہور نے ذبح حیوانات کے متعلق جو تمام مذاہب یا گوشت خور قوموں میں طریقے مروج ہیں۔ ان سب پر اسلامی ذبح کی فوقیت طبی نقطہ نگاہ سے ثابت کر کے ناظرین فاروق کے لئے ایک زبردست معلومات کو بہم پہونچا دیا ہے۔

اس مضمون کا ابتدائی حصہ متعلق گوشت خوری ایک انگریزی رسالہ میں گذشتہ سال طبع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی انشاء اللہ فاروق کے لئے طبی نظر سے اسلامی مسائل پر مضامین عطا فرماتے رہیں گے۔ احباب ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین:۔

(ایڈیٹر)

تمہید مضمون خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے ایک ایسے قوانین صادقہ کا مجموعہ عطا فرمایا۔ کہ جس پر عمل کرنے سے انسان اس دنیا سے صحیح و سلامت گذرتا ہوا اپنے معبود حقیقی سے جا ملتا ہے۔ یہی وہ قوانین ہیں جس کو ہم دوسرے لفظوں میں اسلام کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ میں نے اسلام کا نام قوانین صادقہ کا مجموعہ اس لئے رکھا ہے۔ کہ یہی انسان کی زندگی کے لئے وہ اصول پیش کرتا ہے۔ جو انسانی فطرت اور خواہش کے عین مطابق ہیں۔ اس کے ثبوت کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا ہر روز کا مشاہدہ اس کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیگا۔ اگر آدمی نظر تعمق سے دیکھے تو قدرت کا ہر ایک منظر یہاں تک کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز جو اس عالم میں پائی جاتی ہے۔ اس کے سامنے صداقت کے پُر اسرار دفاتر کھول دیگی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض حکماء نے کہا ہے۔ کہ نصیحت نیوش گوش کے لئے درخت کا ہر ایک پتہ بھی اپنے اندر ہزار ہزار زبان رکھتا ہے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

علاوہ اسکے دنیا کے تمام علوم اگر صحیح و زائعہ اور غور و خوض سے پڑھے جاویں۔ تو وہ ہمارے لئے رشد اخروی کا موجب ہو سکتے ہیں مثال کے طور پر طب کو ہی لیجئے۔ اس کا صحیح مطالعہ انسان کے لئے روحانیت کے باب کھول دیتا ہے۔ فی الحال اس جگہ اتنی گنجائش نہیں کہ میں اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈال سکوں البتہ مضمون زیر بحث کو بوضاحت بیان کروں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو احباب کی ضیافت طبع کے لئے آئندہ بھی جسارت کرتا رہوں گا۔

اس مضمون سے ناظرین اندازہ لگا سکینگے۔ کہ علم طب اسلامی صداقت کا کسقدر ممد ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دین الادیان کی سٹڈی کو دین الابدان کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے۔

طب یا ڈاکٹری میں بعض اصطلاحیں ایسی ہوتی ہیں جو کہ عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتیں میں نے اس نقص کو رفع کرنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے۔ لیکن اگر وہ گاہے بگاہے استعمال میں آ ہی جاویں۔ تو قارئین کرام مضمون کی تطابق سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ ورنہ مضمون کا مغز زائل ہو جائیگا۔

اس چھوٹی سی لیکن ضروری تمہید کے بعد اب میں اپنے مضمون کو شروع کرتا ہوں۔

گوشت خوری گوشت خوری پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن ذبح کے طریق سے ابھی تک اہل علم اصحاب کی توجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو کماحقہ اپنی طرف مبذول نہیں کیا۔ اس لئے اس مضمون میں خاصکر میرا ارادہ انہیں پر روشنی ڈالنے کا ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ میں ایسا کروں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اول الذکر پر بھی کچھ لکھوں۔ تاکہ دو ہم جنس مضامین کا سلسلہ آپسمیں قائم رہ سکے۔ گو میں گوشت خوری کا مقابلتہً اختصار سے ذکر کروں گا۔ لیکن اس میں تقریباً تقریباً وہ تمام باتیں آجاویں گی جن کا جاننا لازمی ہے۔ یہہ اس لئے کہ ایک طرف نہ تو طوالت سے اصل مضمون ضبط ہو جاوے۔ اور دوسری طرف ضروری امور بھی آجاویں۔

گوشت انسانی غذا ہے

گوشت ہی ایک وہ غذا ہے۔ جو کہ بدن کو کافی طور پر طاقت اور قوت بخشتی ہے اعتدال کو مدنظر رکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ دماغ کی ذہانت میں اسکا بہت بڑا دخل ہے کام کرنے سے بدن کے عضلات کی طاقت میں جو کمی واقع ہوتی ہے۔ اس کو وہی غذا پورا کر سکتی ہے۔ جو انہیں اجزاء سے مرکب ہو۔ جس سے عضلات۔ یعنی پروٹین۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ گوشت کا اکثر حصہ اجزاء پروٹین کا ہی مرکب ہے گوشت خور ہمیشہ طاقتور۔ تنومند اور مزکی ہوتے ہیں۔ گوشت کم ہضم ہونے کی وجہ سے جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ برخلاف اسکے صرف سبزی کی غذا انسان کی طبیعت کا میلان امراض متعلقہ معدہ کی طرف کر دیتی ہے۔ مثلاً بدہضمی۔ نفخ معدہ اور ذیابیطس وغیرہ۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ سبزی خور جو کہ بہت مدت سے سبزی کے عادی چلے آتے ہیں۔ اپنے محلات اور آب و ہوا کے ماتحت اتنے ہی طاقتور ہو سکتے ہیں۔ جتنے گوشت خور۔ لیکن وہ شجاعت۔ دلیری اور چستی کی عادات میں کمزور ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ محاذِ جنگ پر گوشت خور اقوام ہی آئی ہیں۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔

پرانے زمانہ کے ہندو گوشت خور تھے۔

ان اصحاب کو جن کا نقطہ نگاہ اسکے خلاف ہو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ انکے آباؤ اجداد جن کے سپرد ان کے ملک کی حفاظت تھی۔ جنگجو اور گوشت خور تھے۔

علاوہ بریں پالتو جانوروں کی قربانی اس قدر مقدس سمجھی جاتی تھی۔ کہ ناراض شدہ دیوتا کو راضی کرنے کا یہی واحد ذریعہ تھا۔ یہ حقیقت اہنساء کے مسئلہ کو بیخ و بن سے اوکھیڑ دیتی ہے جس کے وکلاء کے پاس جانوروں کی رکھشا کے لئے سوائے اس کے اور کوئی آلہ نہیں۔ مسئلہ اہنساء کے بہت سے پہلو پیش کئے جاتے ہیں۔ جن کا کہ متعدد دفعہ جواب دیا جا چکا ہے۔

تاریخی پہلو۔ سے بھی اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ ابتدائی آدمی بھی جبکہ تہذیب نے ابھی اتنی ترقی نہیں کی تھی۔ اپنے اردگرد کی سبزیوں کے کھانے سے تنگ آکر اور اپنی اختلاف پسند طبیعت کے ماتحت پتھر وغیرہ کے ہتھیاروں کے ساتھ گاہے بگاہے شکار کے لئے نکل جاتا تھا۔ جب آدمی ترقی کرتا کرتا مہذب ہوا۔ اور اس کی ضمیر کا نشنس بنی۔ تو اس نے ہر ایک چیز کی کنہ نکالنی شروع کی۔ موجودہ زمانہ میں اس نے عقل کے ذریعہ اپنے ابتدائی ایام کے کام کا ثبوت تسلی بخش طور پر ہم پہنچا دیا ہے۔

یہی اصل جانوروں اور پرندوں میں بھی کام کرتا نظر آئیگا۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ گوشت کھانا قانون قدرت کے خلاف نہیں۔ بلکہ عین مطابق ہے۔ اور اس کام کے لئے جانوروں کی جان لینا گناہ نہیں۔

ہم اپنے مضمون کو ایک درخشندہ مثال سے واضح کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ کس طرح غذا انسان کی ڈیل ڈول پر اثر ڈالتی ہے۔ اور گوشت ہی ایک ایسی غذا ہے۔ جو کہ اس میں مصائب اور تکالیف کے وقت مدافعت کی روح پیدا کرتی ہے۔ جب ہم افغانستان سے بنگال کی طرف آئیں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ ان ممالک کے لوگ اس تناسب کے لحاظ سے جس سے کہ سبزی۔ گوشت کی بجائے استعمال کی جاتی ہے۔ اپنی شکل و شباہت طاقت اور حوصلہ میں گھٹتے چلے جاتے ہیں۔

ذبح کے طریق

جس طرح گوشت کے فوائد کا علم سبزی خوروں کے لئے ضروری ہے۔ اسیطرح ذبح کے طریق کا جاننا گوشت خوروں کے لئے لازمی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پہلی طرح ان کی بھی سٹڈی کریں۔ میں ان کے بیان کرنے کی کوشش

---

* اسجگہ یہ یاد رہے۔ کہ اسلام کسی چیز میں اسراف کی اجازت نہیں دیتا بلکہ میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے اس سے یہ استدلال کرنا غلط ہوگا۔ کہ گوشت خور متزکی نہیں ہوتے۔ کیونکہ جب ہم گوشت خوری کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس سے ہمیشہ ہماری مراد اعتدال مدنظر ہوتی ہے۔ انسان تمام صفات الٰہیہ کے مظہر ہونیکا دعویدار ہے۔ جہاں اسکو طاقت کی ضرورت ہو وہاں وہ صلح اور انکساری کا بھی محتاج ہے۔ پس اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تمام حلال اور طیب اغذیہ سے فائدہ اٹھائے تاکہ اس کی ان تمام صفات کے پیدا کرنے

---

۴ میں مدعوں۔ مثلاً گوشت۔ سبزی۔ پھل وغیرہ اور کسی ایک میں اسراف نہ کرے۔

اسلامی روا داری ملاحظہ ہو۔ ہم دوسروں کی طرح گوشت کے اسقدر رطب اللسان نہیں۔ کہ سبزی کے فوائد کو نظر انداز کر جائیں۔ بلکہ ہر ایک چیز کے اسکے حسب مراتب مداح ہیں۔ اور ہر وقت اس سے فائدہ اوٹھانے کے لئے طیار ہیں۔

منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین فاروق کو معلوم ہو جائے کہ مختلف ممالک میں کیا کیا طریق ذبح مروّج ہیں۔ اور پھر وہ کن اصول پر مبنی ہیں۔

عام اصول عام طور پر تمام ممالک اور مذاہب میں جس اصول پر ان کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کم سے کم وقت میں اور بغیر زیادہ تکلیف کے جانور کو ذبح کیا جاوے۔ اسلام اس کے علاوہ ایک اور بات کا بھی خیال رکھتا ہے۔ کہ بدن کا تمام خون جس کے کھانے سے انسان کے جسم اور اخلاق پر اثر پڑتا ہے خارج ہو جاوے۔ جیسا کہ میں بیان کروں گا۔ صرف اسلامی ہی وہ طریقہ ہے۔ جس سے دونوں مقصد ایک ہی وقت میں پورے ہو سکتے ہیں۔

اس بناء پر میں ذیل میں مختلف طریق کی تشریح کرتا ہوں۔ اور پھر یہ دکھاؤں گا۔ کہ کس حد تک وہ اپنی غرض کو پورا کرتے ہیں۔

پہلا طریق شوٹ گن (Shot gun) اسمیں ایک خاص قسم کی گولی سے جو کہ اسی مطلب کے لئے بنائی جاتی ہے۔ جانور کو ہلاک کیا جاتا ہے۔ یہ طریق یورپین ممالک میں پایا جاتا ہے۔

دوسرا طریق پول اکس (Pole axe) اس طریق میں جانور کو ایک لوہے کے چھلّے کے ذریعے جو کہ اس کی گردن میں ڈالا جاتا ہے۔ زمین کے ساتھ باندھ دیتے ہیں۔ اور پھر ایک قسم کے کلہاڑے سے جس کا سرا آگے سے تیز ہوتا ہے۔ جانور کے سر کو ضرب شدید لگاتے ہیں۔ اور ابھی جبکہ وہ زندہ ہی ہوتا ہے۔ تو کھال اُتار لیتے ہیں۔ یہ طریق بھی یورپین ممالک میں استعمال ہوتا ہے۔

تیسرا طریق جھٹکا۔ یہ طریق پنجاب میں صرف سکھ کمونیٹی ہی میں رائج ہے۔ اس میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ جانور کی گردن کو جھٹکے سے تیز تلوار یا خنجر کے ذریعے دھڑ سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔

چوتھا طریق ذبح یا حلال۔ مسلمانوں کا طریق ہے۔ اس میں جانور کو سیدھا زمین پر لٹاتے ہیں۔ اس کے بعد جانور کا گلا تیز چھری سے بعجلت کاٹ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُپریشن ریڑھ کی ہڈی تک پہنچ جائے۔ اس طریق میں جھٹکے کا امکان بھی نہیں ہو سکتا

ان کے علاوہ اور بہت سے قدیم طریق ہیں۔ لیکن وہ نہ تو اسقدر عام ہیں۔ اور نہ ہی ہمارے مضمون پر کوئی اثر ڈالتے ہیں۔ اس لئے ہم انہیں بغیر کسی حجت کے چھوڑ دیتے ہیں۔

موت کس طرح ہوتی ہے۔ اب سب سے پہلی بات جس پر ان تمام طریق کے اصول مبنی ہیں۔ یہ ہے کہ موت کس طرح واقع ہوتی ہے۔ آیا دل کی حرکت بند ہو جانے سے یا دماغ کی مرکزی طاقت کے مفقود ہونے سے۔

موت کا سوال عام طور پر بہت عرصہ تک زیر بحث رہا ہے۔ اور مدت تک حل نہیں ہوا تھا۔ آخر کار یہ معمہ اپنے وقت میں کھُل گیا۔ اور موجودہ تحقیقات اس بات کی داعی ہے۔ کہ موت بغیر دماغی تصرف کے دلکی حرکت کے بند ہو جانے سے واقع ہوتی ہے۔ اسی ضمن میں یہ جاننا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ دل کی ساخت بدن کے دیگر اعضاء سے بالکل مختلف ہے۔ اور اس کی نرو سپلائی (جس کے پٹھے) بھی اپنی ہی ہے۔

ہم اسبات کے ثبوت میں مندرجہ ذیل توضیحات پیش کرتے ہیں:۔

(۱) ایسے کیڑے پائے جاتے ہیں۔ جو کہ دماغ کے علیحدہ کئے جانے کے بعد کچھ دیر تک زندہ رہے ہیں۔

(۲) تحقیقات پیوند جو کہ دیانہ (دارالخلافہ آسٹریا) میں کی گئی ہیں۔ بتلاتی ہیں۔ کہ جب ایک قسم کی کیڑوں کے سر کاٹ کر دوسروں میں لگا دیئے گئے۔ تو موخرالذکر اپنی نیم مردہ حالت سے دوبارہ زندگی میں آ گئے۔

(۳) عام حالات کے ماتحت ظاہری موت کے بعد زندگی کا جوہر لطیف اٹھارہ گھنٹہ تک بدن میں رہتا ہے۔

(۴) اسی طرح مرکزی نروس سسٹم کے سطحی اثر کے زائل ہو جانے کے بعد Adrenalin کی پچکاری پر دل اور نبض کی حرکت عارضی طور پر عود کر آتی ہے۔

(۵) پرانے زمانہ میں بعض ظالم بادشاہ مجرموں کو ایک خاص قسم کی سزا دیا کرتے تھے۔ مجرم کا سر کاٹ کر فی الفور گردن پر گرم توے رکھ دیئے جاتے تھے جس سے گوشت جل جاتا اور اخراج الدم رُک جاتا تھا۔ مقتول جسم اِدھر سے اُدھر دوڑتا اور کبھی گرتا۔ اس طرح بادشاہ اور اس کے ہمنواؤں کے لئے لہو و لعب کا سامان مہیا کیا جاتا تھا۔

دل پر مکمل موت دو طریقوں سے وارد ہوتی ہے۔

(۱) جب دل کی حرکت تقریباً بند ہو چکی ہو۔ تو اس کو بحال کرنا۔

(۲) بدن سے مکمل اخراج الدم یعنی تمام خون کا نکل جانا۔

یہ ثابت ہو چکنے کے بعد کہ حیات* و ممات

---

* حیات میں اسلئے کہ زندگی کی پہلی نشانی جو کہ بچہ میں رحم مادر میں ظاہر ہوتی ہے۔ وہ دل کی حرکت ہی ہے۔ اس وقت باقی تمام قوتیں نیستی کی حالت میں ہوتی ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے معاملہ میں دل یدِ اولیٰ رکھتا ہے۔ ہم آگے اس کی موت مذکورہ بالا طریق میں وارد ہوتی دیکھتے ہیں۔

طریق نمبر ۱ و ۲ میں جانور کو تکلیف کا امکان بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں تقریباً سب کا سب خون بدن میں ہی رہتا ہے۔

طریق نمبر ۳ اگرچہ کم تکلیف دِہ ہے لیکن پھر بھی قابل اعتراض ہے۔ اس میں خون کے انجماد کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ پہلے شاک Shock سے جس میں سے کہ جانور گزرتا ہے۔ اور دوسرے اس چوٹ سے جو arterial walls (خون کی نالیوں کے پردے) کو پہنچتی ہے۔ پس اس میں بھی خون پورے طور پر خارج نہیں ہوتا۔

اسلامی طریق نمبر ۴ میں جانور کم سے کم وقت میں جان بحق ہو جاتا ہے۔ خون کے مکمل طور پر خارج ہونے کے ساتھ ہی جانور گزر جاتا ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ Arteries کا درمیانہ پردہ حس دار ہوتا ہے۔ جو کہ قدرت نے اس خاص مطلب کے لئے پیدا کیا ہے۔ کہ مختلف اعضاء کو اندازہ اور ضرورت کے مطابق خون دیا جا سکے۔ یہ پردہ مختلف حالات کے ماتحت سکڑتا اور پھیلتا ہے۔ مثال کے طور پر جب گردن کی ہڈی Artery (خون کی نالی۔ شاہ رگ) کو طریق نمبر ۳ میں صدمہ پہنچتا ہے۔ تو یہ پردہ انفعالی حالت میں سکڑ جاتا ہے۔ اس سے نالی کے دہنہ میں کمی آجاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ خون کا یسر عت نہ نکلنا اور نالی کے اندر ہی منجمد ہونا ہے۔ جس کا امکان طریق نمبر ۴ میں بالکل محال ہے۔ برخلاف اس کے طریق نمبر ۴ میں جب چھری خون کی نالی کے ساتھ مس کرتی ہے تو یہ پردہ پھیلتا ہے اور قدرتی طور پر خون کے نکلنے میں مدد دیتا ہے

خون کے منجمد ہونے کے سائنٹیفک اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) arteries کے پردوں کو صدمہ پہنچانا خون کے انجماد میں سُرعت پیدا کرتا ہے۔ جیسے طریق نمبر ۳ میں۔

(۲) arteries کے پردوں کو مس کرنا انجماد خون میں تاخیر پیدا کرتا ہے جیسے طریق نمبر ۴ میں۔

علاوہ بریں خون کے اندر رہنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ گوشت کے ساتھ کھایا جائیگا خون کا کھانا انسانی صحت اور اخلاق کے لئے سخت مضر ہے۔ صاف خون کے علاوہ گندا خون بھی کھایا جاتا ہے۔ جس کے اجزاء کاربانک ایسڈ گیس (یہ بہت زہریلی گیس ہوتی ہے) فضلات بدن اور دیگر کئی قسم کے سمیات ہیں جو کہ اگر وہ ان کی اصلی حالت میں دیئے جائیں۔ تو کوئی بھی کھانے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ اسطرح خون کا کھانا انسان کے اخلاق پر اثر کرتا ہے۔ ہم ناظرین کی توجہ کو خون کھانے والے جانوروں مثلاً شیر اور بھیڑیا کی طرف منعطف کراتے ہیں۔ جن کی عادات خونی اور درندانہ ہیں۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اس جگہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ گوشت بھی خون سے بنتا ہے۔ اس کے استعمال کی بھی ممانعت کیوں نہیں ہونی چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ گوشت خون نہیں بلکہ کیمیائی طور پر اس کی ایک بالکل تبدیل شدہ شکل ہے۔ اور اسطرح دودھ بھی خون سے بنتا ہے۔ لیکچر میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض اشیاء جب ایک شکل میں مضر ہوتی ہیں۔ تو دوسری میں مفید ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر Sodium اپنی اصلی حالت میں زہر ہلاہل ہے۔ لیکن جب وہ Chlorine کے ساتھ کیمیائی طور پر ملتا ہے۔ تو Chloride (کھانے کا نمک) بناتا ہے۔ جو کہ ایک لامتروک انسانی ضرورت ہے۔

اسلامی طریق ذبح کے فوائد

پس اسلامی طریق ذبح کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) یہ جانور کو آن واحد میں مار دیتا ہے۔ یعنی ۱۸ سیکنڈ میں۔ خون کا ایک سائیکل (دَور) اٹھارہ سیکنڈ میں پورا ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں بدن مکمل طور پر خون سے خالی ہو جاتا ہے۔

(۲) اسمیں جانور کو شاک یا صدمہ نہیں پہنچتا۔ اس لئے موت میں تاخیر نہیں ہوتی۔

(۳) اس سے گوشت خون سے بالکل پاک رہتا ہے۔ اور اسوجہ سے انسانی صحت اور اخلاق پر مضر اثرات کا امکان دور ہو جاتا ہے۔

اب میں احباب سے اسلامی طریق ذبح کی فوقیت دوسرے طریق پر ثابت کر چکنے کے بعد رخصت ہوتا ہوں۔ والسلام

فاروق

مندرجہ ذیل مضمون بجواب مولوی کبیر الدین احمد صاحب بغرض اشاعت ہمارے پاس بذریعہ درخواست پہنچا ہے۔ جس کو ہم درج کر دیتے ہیں۔ آئندہ جو مضمون اس سلسلہ میں آئیں گے۔ ان کو بشرط گنجایش اور خلاف تہذیب نہ ہونے کی صورت میں شائع کرتے رہیں گے۔ مضمون نویس۔ مرزا محمد مہدی صاحب نے مضمون کے ساتھ یہ خط لکھا ہے۔ کہ

"جناب من۔ تسلیم۔ آپ کے اخبار مورخہ ۱۳ جون ۲۵ء میں ایک مضمون جناب مرزا کبیر الدین صاحب احمدی کا میرے خلاف شائع ہوا ہے۔ مہربانی فرما کر ذیل کے مضمون کو جواباً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے اخبار میں جگہ دیجئے۔ اور ممنون کیجئے"

(آپ کا خادم مرزا محمد مہدی)

مولوی کبیر الدین صاحب ریلوی کی خدمت میں گذارش

جناب مرزا صاحب۔ تسلیم۔ آپ نے تحریری اور زبانی مناظرہ سے گریز کرکے اب اخباری مناظرہ کی طرف رجوع کیا ہے۔ کسی لوکل اخبار نے آپ کو جگہ نہیں دی۔ یا کسی خاص مصلحت سے آپ نے فاروق کی آڑ پکڑی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ آپ اسکو میدان عافیت سمجھتے ہوں۔ مگر مجھ کو امید ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب میرے جوابی مضامین کو بغیر قطع برید کئی پوری پوری ضرور شائع کرتے رہیں گے۔

آپ نے سوا چار کالم کا ایک مضمون شائع کرکے یہ سمجھ لیا۔ کہ ناظرین دھوکہ میں آکر آپ کے مضمون کو الٹیمیٹم کا جواب سمجھ لینگے۔ یاد رکھئے۔ کہ جن کو خدا نے قرآن پاک کے سمجھنے کی توفیق عطا کی ہے۔ اور الٹیمیٹم ہی پڑھا ہے۔ وہ سمجھ جاویں گے۔ کہ آپ نے جواب نہیں دیا۔ بلکہ منہ چڑھایا ہے۔ آپ کے مضمون کی سرخی (جنگلی گنج کے مہدی) آپ کے شکست خوردہ دل کے سوز کا ثبوت ہے۔

آپ حضرات زبانی دعوے کرتے ہیں۔ کہ انجیل محرف ہے۔ منسوخ ہے۔ غائب ہے۔ قابل عمل نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر آجتک کوئی آیت قرآنی ثبوت میں نہ پیش کرسکے۔ آپنے بذریعہ اخبار الٹیمیٹم کا جواب شائع کرنے کی ہمت کی تھی۔ تو مذکورہ بالا باتوں کی تائید میں کوئی آیت قرآنی پیش کی ہوتی۔

کان کھولکر سنیئے۔ خدا نے بشارت دی ہے۔ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التورایۃ والانجیل۔

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو رسول نبی اُمّی کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ اسکا حال لکھا ہوا پاتے ہیں۔ توریت اور انجیل میں۔ یہ قرآنی شناخت ہے۔ آنحضرت صلعم کے سچے پیروؤں کی۔ جن کے پاس انجیل عیسیٰ علیہ السلام غیر محرف موجود ہے۔ جس میں وہ آنحضرت صلعم کا اور ان کے پاکیزہ ساتھیوں کا حال لکھا ہوا پاتے ہیں۔ دوسرا رُخ مذکورہ بشارت کا یہ ہے۔ کہ جو لوگ آنحضرت صلعم کا حال انجیل وغیرہ میں لکھا ہوا نہیں پاتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلعم کے سچے پیرو نہیں ہیں۔ یہی حالت آپ کی ہے۔ اگر آپ اپنے تئیں آنحضرت صلعم کا سچا پیرو سمجھتے ہیں۔ تو پہلے آپکو بموجب قرآنی بشارت مذکورہ کے یہ دکھانا ضروری ہے۔ کہ فلاں کتاب انجیل عیسیٰ ہے۔ اور اس میں فلاں فلاں ہے ورنہ بغیر اس کے آپ زمرہ مومنین میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اور آپ کا جواب الٹیمیٹم کا جواب نہیں تصور کیا جاسکتا کیونکہ الٹیمیٹم تو مسلمانوں کے نام ہے۔

مسلمانوں نے مثلاً شیر پنجاب جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے سکوت کیا۔ ایڈیٹر اشاعۃ القرآن لاہور نے بغیر سمجھے جواب لکھنے کا وعدہ کر دیا تھا۔ مگر الٹیمیٹم پانے کے بعد پچتائے اور اپنے رسالہ مورخہ ۱۵ رجون ۲۵ء میں صرف اہل بیت ہی کی بابت کچھ لکھا ہے۔ مگر انجیل مقدس کی بحث سے چشم پوشی کر گئے۔ دیگر علماء بھی خاموشی کے عالم میں ہیں جس مناظرہ میں آپ تشریف رکھتے تھے۔ اسکا پروگرام حقیقت اخبار میں پہلے سے شائع ہو چکا تھا۔ کہ آپ کا یہ خادم انجیل کے واجب الاتباع غیر منسوخ اور غیر محرف موجود ہونے کے ثبوت میں پیش کرے گا۔ اور مولوی وزیر حسین صاحب قبلہ ان آیات پیش کردہ کی تفسیر اور محل بیان فرمائیں گے۔ مگر آپ نے دیکھا۔ کہ جناب مولوی صاحب موصوف نے نہ مجھ کو کوئی آیت قرآن پیش کرنے دی۔ اور نہ کوئی خود قرآنی ثبوت پیش کیا۔ غیر متعلق سوالات اور جرح میں وقت ضائع کر دیا۔ اور آیندہ کے لئے جلسہ کو ہی ختم کر دیا۔ آپ سمجھے ہی کہ الٹیمیٹم کیوں اس قدر غالب ہے۔ یہ اسوجہ سے کہ قرآن پاک خدا کا کلام ہے۔ اور اس میں اختلاف نہیں ہے۔ اور الٹیمیٹم کی بنیاد محکم آیات پر ہے۔

چونکہ کل اولاد آدمؑ کی بھلائی مدنظر ہے۔ اسلئے بذریعہ اخبار فاروق ان چند آیات کی جو آپ نے بغیر معنے سمجھے ہوئے اور خلاف محل تحریر کئے ہیں۔ انکا محل اور معنی عرض کرتا ہوں۔ اور دیگر آیات قرآن پاک انجیل مقدس کی تائید اور واجب العمل غیر محرف موجود ہونے کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ تاکہ خدا کرے کہ آپ لوگ بھی ہدایت یافتہ ہو جائیں۔ اور فلاح پائیں۔ (باقی آیندہ)

محقق

یہ وہ پاکٹ بک ہے جو حبیبی تقطیع پر ۴۸۴ صفحہ کی علامہ سید ابوالبرکات صاحب محقق دہلوی نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر ۱۳۴۱ شہادتیں درج فرما کر اسیقدر انعام کیساتھ شائع کی ہے۔ اسکی چند جلدیں ہمیں دستیاب ہوئی ہیں۔ یہ پاکٹ بک نایاب ہو چکی ہے۔ اس لئے شائقین اس کو جلد منگالیں۔ پاکٹ بک مجلد ہے۔ قیمت فی جلد صرف عہ علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے۔ پتہ ذیل سے طلب کریں۔

مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاہ کارو اپنی جانوں پر رحم کرو!

نمبر (۱)

(از سید ارشد علی صاحب لکھنوی)

بھائیو۔ گو تم دیدہ و دانستہ اسلام کی دشمنی میں اپنی شقاوت قلبی کے سبب اپنی بداعمالیوں کو فریب اور نمایش کے پردوں میں پوشیدہ رکھنے کے لئے سخت جد وجہد کر رہے ہو۔ اور تم پر کیا ہر بدعمل دشمن خیر نسل انسان کے ازلی بدخواہ مادہ نے ہمیشہ یہی کیا جو اب تم محض چند ٹکوں کی خاطر کر رہے ہو۔ شیطانی تحریک چاہتی ہے کہ شریعت اسلام منسوخ ہو جائے۔ اور شیطان سلامتی اور امن کے شہزادہ اور الحاد کش مذہب اسلام پر نعوذ باللہ غالب آجائے۔ کفر و الحاد کی نمائشی اور بداطوار مبلغ کامیاب ہو جائیں۔ دنیا سے اسلام کے نام لیوا حقیقی انسان اور قدوسیوں کے عرش کے باطل شکن چوبدار محکوم بن جائیں۔ مگر قدرت کے اٹل اور غیر متغیر قانون کے سامنے تمہارے دنیوی ہتکھنڈے اور پر نقص خیالات کیا ہیں۔ تمہاری عصمت فروش غارت گر انسانیت آنکھیں بازی گرانہ تجسس میں بے حد منہمک سہی۔ لیکن اے کفر و الحاد کی بنیاد ڈالنے والو۔ بیخبرو تمہیں کیا معلوم کہ اسلامی شریعت ہی صرف ایک ایسی غیر متغیر اور لاتبدیل شریعت ہے۔ جس کے متعلق زمین و آسمان کا پیدا کرنیوالا حکیم حقیقی خود فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

اس محافظ حقیقی اور صادق القول جبار ہستی کے سامنے کسی دنیا کے کیڑے اور نجاست کے پتلے کی کیا طاقت اور مجال ہے۔ جو شریعت اسلامیہ کو اپنی خباثت اور شیطنت سے نعوذ باللہ منسوخ کر سکے۔

اے کم بختو! تمہیں اتنی بھی سمجھ نہیں آئی کہ وہ شیطان کا ہم آہنگ بقول خود ناری جوان حسین علی جس نے نعوذ باللہ قرآن کو منسوخ کر دیا اس نے اپنی شریعت جدیدہ کو دنیا کے سامنے کیوں پیش نہ کیا۔ اور کیوں تمام عمر اپنی شریعت کو غیروں سے ہی نہیں اپنے ماننے والوں سے بھی حیض کے لتوں کی طرح چھپاتا رہا۔ گو سچ بولنا تمہارے نزدیک جھوٹ بولنے کے برابر بھی وقعت نہ رکھتا سہی لیکن خدا سے نہیں۔ تو دنیا ہی سے شرما کر اور اپنے مردہ جوہر انسانیت کو سامنے رکھ کر تھوڑی دیر کے لئے انصاف لگتی کہو۔ کہ تم مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام کی دشمنی میں محض پیٹ کے لئے یہ تو چلا رہے ہو کہ نعوذ باللہ شریعت محمدیہ منسوخ ہو گئی۔ حج کعبہ حرام ہے۔ مرزا حسین علی نعوذ باللہ شہنشاہ دو جہان خاتم الانبیاء حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا۔ مگر یہ بھی جو کچھ تم کہتے ہو محض سنی سنائی ورنہ قسم کھا کر کہو کہ کیا تم مرتدین نے البیان واقدس پڑھی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور اگر تم قول میں سچے ہو تو لاؤ ہمارے سامنے اس دشمن اسلام حسین علی کی شریعت پیش کرو۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ تم اس شریعت جدیدہ کو جو نعوذ باللہ تمہارے نزدیک ناسخ قرآن شریف ہے۔ دنیا کے سامنے مفت پیش کرتے۔ لیکن ہم تمہیں ان دونوں کتابوں کی اصل قیمت سے دگنی دینے کے لئے طیار ہیں لاؤ اور دیکھو۔ کہ کیا ایک دنیا کا کیڑا خدا تعالے کے کلام کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے۔ اُف ایک فرزند شیطان کو اور یہ جرأت کہ وہ مجبور خدا آقائے نامدار حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین متین کو منسوخ کر کے اور ابن شیطان ہو کر دین و دنیا کے بانی سے افضل ہونیکا ناپاک دعوے کرے۔

الحذر اے ذریت شیطان اس عالم آشوبی کی تعلیم سے باز آؤ۔ دیکھو اے سگان دنیا قبل اس کے کہ تم اس شیطانی تحریک کی خفیہ تبلیغ کرو۔ پہلے اپنی حالت کا اندازہ کر لو۔ تم ایک ناری دشمن خیر کے چند ضعیف افراد ہو کر قوانین قدرت کا مقابلہ کرنے کی جرأت کرتے ہو۔

نادانو! پہلے اپنی قوت کا بھی تو اندازہ کر لو۔ کیا قدرت تمہاری اس ناپاک خواہش کی پابند ہے۔ کیا قدرت تمہارے اشارہ پر چلنے کے لئے مجبور ہے۔ صاف صاف بتاؤ۔ تمنے قدرت کے اٹل قوانین کو کیا سمجھا ہے۔ خدائے قدوس جو ایک صادق القول ہستی ہے۔ وہ اپنے فرمان انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون پر نظر رکھے۔ یا تم جیسے شیاطین کی خواہش پر۔ خدا تعالے نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ وہی کرے گا۔ عالم کائنات جس روش پر چل رہا ہے۔ ہمیشہ اسی پر چلیگا۔ اگر تم اس کی ربوبیت کو پسند نہیں کرتے۔ تو دہریت کے بت سے ٹکرا کر جہنم رسید ہو جاؤ۔ نظام عالم میں شیطانی تخم ریزی مت کرو۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے گرو نے تمسے اس نام نہاد شریعت کو کیوں پوشیدہ رکھا۔ اے کاش کہ تم اون رسائل ہی کو پڑھ لیتے جن سے اہل بہاء نے دجل و فریب کی آبیاری سے اہل دنیا کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔ تو تم کو یقین ہو جاتا کہ تمہارے نام نہاد گرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی دشمنی میں صرف یہی نہیں کیا۔ کہ نعوذ باللہ شریعت محمدیہ منسوخ ہوگئی۔ حج کعبہ حرام ہے۔ قبور انبیاء خاک بدہنش کھود ڈالو۔ میں محمدؐ سے افضل ہوں۔ بلکہ اس شیطانی اعلان کے علاوہ اسلام کی دشمنی وعناد پر بھی اوسکو چین نہ آیا۔ چنانچہ کہتا ہے۔ تحقیق میں خدا ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں ہی سب کا نگہبان اور قائم رہنے والا ہوں۔ (تجلیات صفحہ ۱۴)

دوسرا حوالہ پھر یعنے تجلی چہارم صفحہ ۵ میں کہتے ہیں۔

"تحقیق میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ میں ہر چیز کا رب ہوں۔ اور جو کچھ میرے سوا ہے وہ میری مخلوق ہے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ اے میری مخلوق صرف میری ہی عبادت کرو۔ چنانچہ اسی تعلیم کے مطابق ایک بہائی دیوان نوش صفحہ ۹۳ میں کہتا ہے ؎

رُخ سوئے تو آوردم اے مالکِ جانِ الٰہی
زان رُو کہ تو در عالم معبودی وسلطانی

کہ اے بہاء اللہ جان کے مالک میں تیری طرف اسواسطے متوجہ ہوا ہوں۔ کہ تو دنیا کا معبود اور بادشاہ ہے۔

پھر بہاء اللہ اپنی کتاب مبین میں لکھتے ہیں "لا الہ الا انا المسجون الفرید" کہ کوئی خدا نہیں مگر میں اکیلا (بہاء اللہ) جو قید میں ہوں۔

تیسرا حوالہ "بخدا رحمٰن اپنی قدرت اور سلطنت کے ساتھ آپہنچا۔ اور اس کے آنے سے تمام اہل ادیان پر لرزہ چھڑ گیا۔ اور بلبل بیان عرفان کی اونچی شاخ پہ چہچہانے لگی۔ کچھ شک نہیں۔ کہ وہ شخص ظاہر ہوگیا۔ جو علم کے خزانے میں مخفی تھا۔ اور جس کا ذکر کتاب میں لکھا ہے۔ کہ وہ نے طور پر کلام کیا تھا آج وہ تخت ظہور پر جلوہ افروز ہے۔ اور تمام آدمی اللہ کے آگے کھڑے ہیں جو سارے جہان کا مالک ہے۔ (تجلیات صفحہ ۲۱)

چوتھا حوالہ "اے منافقو۔ تم اپنے غم وغصہ میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤ گے۔ وہ شخص تو ظاہر ہوگیا جس کے علم سے کوئی شے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کچھ شک نہیں۔ کہ وہ اپنے ذاتی غلبہ اور نہایت جاہ وجلال کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اور اوس نے وہ شے نازل فرمائی۔ جس کی برابری کا دعوے۔ نہ آسمان میں کوئی شے کر سکتی ہے۔ اور نہ زمین میں۔ اے اہل بیان خدائے رحمٰن سے ڈرو۔ اور اُن بُری باتوں کے پاس نہ پھٹکو جن پر اہل فرقان عامل ہیں۔ یہ لوگ رات دن ایمان کا دعوے کرتے تھے۔ لیکن جب ان کے پاس اون کا مالک آیا۔ تو اونہوں نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور اس کو جھٹلایا۔"

(تجلیات صفحہ ۱۸)

پانچواں حوالہ بہائی دعا کس سے مانگتے ہیں "چنانچہ ذکر شد در قلب باید متوجہ بجمال قدم واسم اعظم باشیم زیرا مناجات و رازو نیاز ما باو است وشنوندہ جز اُو نیست واجابت کنندہ غیر او کہ دعا مانگتے وقت ہمارا دل بہاء اللہ کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہماری دعائیں اور ہمارے تمام راز ونیاز اوسی سے ہیں۔ اس کے سوا ہماری دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔" (کتاب دروس الدیانۃ مطبوعہ عشق آباد صفحہ ۲۹۰)

بہائیو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ دیکھو مخلوق خدا کو دھوکہ دینے کی بجائے ایک فریبی انسان کے لئے یہ بہتر ہے۔ کہ وہ اپنی ناپاک زندگی ہی کا خاتمہ کر دے۔ سچ سچ کہو کہ ان کھلے کھلے حوالوں سے بغیر کسی مزید تشریح کے تمہارے گرو سزایافتہ عکہ کا مبرہن طور پر دعوے خدائی وانانیت ثابت نہیں ہوتا؟ گو تمہاری لومڑیانہ فطرت اصل حقیقت کو چھپانے کے لئے اپنی بد باطنیوں اور بد اعمالیوں کو فریب وتمایش کے پردوں میں پوشیدہ رکھنے کے لئے بیحد کوشاں ہے۔ لیکن تمہیں کیا معلوم کہ قوانین قدرت کی عظیم الشان قوت بھی ذلیل اور شریر انسان کی بناوٹ اور ریاکاری کے پردے کو چاک کئے بغیر نہیں رہتی۔ تم مصنوعی لفاظی اور پادر ہوا متروک محاورات کے غرور میں متمردانہ اور گستاخانہ رَو میں بہے جا رہے ہو۔ اور سمجھ رکھا ہے۔ کہ تم اپنی بناوٹی کوششوں میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ مگر نادانو۔ خدائے غیور تمہاری قلعی کھولنے پر قادر ہے! احکام قدرت تمہیں سرزنش کی زبان سے نگاہ کر رہے ہیں۔ کہ تمہاری ناپاک تدبیریں قدرت الٰہی کے سامنے ہیچ بودے اور لچر ہیں۔ بتاؤ اور غور کر کے بتاؤ کہ تم میں اس کھلے کھلے دعوے خدائی کی تردید کرنیوالا ایک بھی نظر آتا ہے۔

اللھم انت الشافی

جوہر شفا نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے پرانا بخار و کھانسی۔ خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم وڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد وعورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت۔ نیز تولہ عطر علاوہ محصول ڈاک جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر: ایس عزیز الرحمٰن۔ فاروق بخش اینڈ برادرز قادیان

(فاروق پریس قادیان میں چھپکر فاروق منزل سے شائع ہوا)